

181

آیت نمبر 113

آیات نمبر 113 تا 119 میں مشرکوں کے لئے مغفرت طلب کرنے کی ممانعت خواہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ مخلص مہاجرین و انصار کے لئے عام قبولیت توبہ کی بشارت۔ ان تین لوگوں کی معافی کا اعلان جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ

نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) اور دوسرے مسلمانوں کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ مشرکین کے حق میں استغفار کریں چاہے وہ ان کے قرابتدار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ یہ مشرکین اصحاب جہنم ہیں ﴿۱۱۳﴾

وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ‌ ۚ

اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا محض ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ‌ ؕ

پھر جب اس پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہو گیا

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ

بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بڑے ہی نرم دل اور بردبار انسان تھے ﴿۱۱۴﴾

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ‌ ؕ

اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اس وقت تک گمراہ قرار نہیں دیتا جب تک ان پر یہ واضح نہ کردے کہ انہیں کن چیزوں سے پرہیز کرنا ہے اور وہ لوگ پھر بھی ان چیزوں سے پرہیز نہ کریں [بعض صحابہ کو جنہوں نے ایسا کیا تھا یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ ایسا کر کے انہوں نے گمراہی کا کام

تو نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک بچنے والے کاموں کی وضاحت نہیں فرمادیتا، اس وقت
تک اس پر مؤاخذہ بھی نہیں فرماتا نہ اسے گمراہی قرار دیتا ہے] اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ
عَلِيۡمٌ بیشک اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ يُحۡيٖ وَيُمِيۡتُ ؕ بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے،
وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا
نَصِيۡرٍ اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى
النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ
بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ بلاشبہ اللہ نے
اپنے نبی (ﷺ) پر مہربانی فرمائی اور ان مہاجرین و انصار پر بھی رحمت سے توجہ
فرمائی جنہوں نے مشکل وقت میں پیغمبر (ﷺ) کا ساتھ دیا، جب کہ قریب تھا کہ
ان میں سے بعض لوگوں کے قلوب متزلزل ہو جائیں لیکن اللہ نے ان پر رحمت فرما
دی اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ بیشک وہ ان پر بہت ہی شفیق اور ہر وقت رحم
کرنے والا ہے ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ؕ اور اسی طرح ان تین اصحاب
پر بھی توجہ فرمائی جن کا معاملہ آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ
عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا
مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ یہاں تک کہ جب زمین اپنی ساری وسعت کے
باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور خود ان کی زندگی ان پر شاق ہو گئی اور انہوں نے سمجھ لیا

کہ اللہ کی گرفت کے مقابلے میں اللہ کے سوا ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ پھر اللہ نے ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی تاکہ وہ اس کی طرف پلٹ آئیں إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کا بہت قبول کرنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے یہ تین صحابی ایسے تھے جو منافقوں میں شامل نہ تھے، انہوں نے جہاد کی تیاری بھی کی تھی، ان کا ارادہ تھا کہ غزوہ تبوک میں لشکر کے چلے جانے کے کچھ دن بعد نکلیں گے اور تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے ان سے جا ملیں گے لیکن محض سستی کی وجہ سے زیادہ عرصہ گزر گیا اور اس سے پہلے کہ وہ سفر شروع کرتے لشکر واپس آ گیا ،انہوں نے جا کر رسول اللہ (ﷺ) سے معافی کی درخواست کی، لیکن ان کا معاملہ موخر کر دیا گیا اور ان کے اہل و عیال سمیت تمام مسلمانوں پر ان سے ملنے کے لئے پابندی لگا دی گئی، بالآخر تقریباً پچاس دن کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ﴿١١٨﴾ رکوع [١٤] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو ان لوگوں کی سچائی ہی کی وجہ سے ان کی توبہ قبول فرمائی گئی ﴿١١٩﴾